بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۲۴۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

روز جمعرات

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۵ شوال ۱۳۹۳ھ - یکم نبوت ۱۳۵۲ہش - یکم نومبر ۱۹۷۳ء | نمبر ۲۴۷

مجلس خدام الاحمدیہ کا اکتیسواں سالانہ اجتماع
۲، ۳، ۴ نبوت ۱۳۵۲ہش / ۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۷۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مجالس اور خدام کی تعداد کے لحاظ سے پچھلے سال سے کہیں زیادہ نمائندگی اس اجتماع میں ہونی چاہیئے"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ)

از محترم چوہدری حمید اللہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز انشاء اللہ تعالیٰ ۲ نومبر ۱۹۷۳ء بروز جمعہ بوقت تین بجے بعد دوپہر مجلس خدام الاحمدیہ کے اکتیسویں سالانہ اجتماع کا افتتاح فرمائیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء میں ہمارے اس اجتماع کے متعلق یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:-

"یہ اجتماع اگرچہ ایک نفلی چیز ہے لیکن اُس فوج کی تربیت کے لئے جس نے اسلام کی جنگ لڑنی ہے ایک ضروری نفلی عبادت کے مترادف ہے۔"

نیز حضور نے اس خواہش کا اظہار فرمایا ہے کہ گذشتہ سال کی نسبت مجالس بھی زیادہ تعداد میں شریک ہوں اور خدام بھی پہلے کی نسبت زیادہ تعداد میں آئیں۔

خاکسار اِس اعلان کے ذریعہ تمام خدام و اطفال سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اِس ضروری نفلی عبادت میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ ایسے مقامات کے خدام و اطفال بھی جہاں جماعت اور مجلس قائم ہے اور ایسے مقامات کے خدام و اطفال بھی جہاں جماعت یا مجلس قائم نہیں لیکن ایک آدھ احمدی گھرانہ رہائش پذیر ہے۔

قائدین ضلع اِس بات کی کوشش کریں کہ اُن کے ضلع کے ہر ایسے مقام سے جہاں خدام و اطفال موجود ہیں، سالانہ اجتماع میں نمائندگی ہو۔ نیز خدام کی ایک مقررہ تعداد (جس کی قائدین ضلع کو اطلاع کی جا چکی ہے) سالانہ اجتماع میں شرکت کے لئے سائیکل پر سوار ہو کر آئے۔

خدام اِس بات کو یاد رکھیں کہ اجتماع پر اپنا مقررہ سیاہ و سفید پیٹیوں والا لباس پہن کر آئیں۔

خاکسار:- حمید اللہ صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۳۱ اخاء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت حضور کی صحت و سلامتی - درازیٔ عمر اور دینی مہمات میں غیر معمولی کامیابی کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ معہ بیگم صاحبہ محترمہ ۱۸ ماہ اخاء (۱۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء) کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت سفر انگلستان سے واپس ربوہ تشریف لے آئے - الحمد للہ

محترم صاحبزادہ صاحب موصوف اپنی صاحبزادی محترمہ سیدہ امۃ الحی صاحبہ سلمہا اور اپنے فرزند نسبتی مکرم ڈاکٹر حامد اللہ خان صاحب سے ملاقات کے لئے نیز بحالی صحت کی غرض سے ۱۶ جولائی ۱۹۷۳ء کو انگلستان کے سفر پر روانہ ہوئے تھے۔ ۱۶ اکتوبر کو آپ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی واپس تشریف لائے جہاں سے اگلے روز بذریعہ طیارہ لاہور پہنچے - آپ کی طبیعت اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

میرے والد بزرگوار محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع لائل پور بیمار ہیں - ان کو گرنے کی وجہ سے کچھ چوٹیں بھی آئی ہیں - احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(طاہر احمد ظفر لائل پور)

نکاح کی مبارک تقریب

بتاریخ ۲۹ اخاء بروز دوشنبہ (۲۹ اکتوبر ۱۹۷۳ء) بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا حفیظ احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ (جو حضور ایدہ اللہ کے برادر اصغر اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے فرزند ارجمند ہیں) ... کا اعلان فرمایا [illegible]

پبلشر:- مسعود احمد - پرنٹر:- سید عبدالحی - مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ - مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ یکم نبوت ۱۳۵۲ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض اقوام کیطرف سے یہود کی پُشت پناہی اور انکا انجام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کا صاف اور واضح الفاظ میں ذکر فرمایا ہے کہ یہود پر انکی عہد شکنیوں اور حد سے بڑھی ہوئی نافرمانیوں کے سبب ہمیشہ ہمیش کے لئے ذلت مسلط کر دی گئی ہے۔ اُس نے اُن کے ذلّت سے بچنے کے ایک مستقل اور ایک عارضی ذریعہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ مستقل ذریعہ تو یہ ہے کہ وہ اسلام قبول کر کے خدا کی پناہ میں آجائیں اور عارضی ذریعہ یہ ہے کہ وقتی طور پر انہیں بعض لوگوں کی پناہ میسّر آجائے۔ پھر قرآن مجید سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ عارضی پناہ انہیں اُسوقت میسّر آئے گی جب مسلمان اُن مفوضہ فرائض سے غافل ہو جائیں گے جن کی کما حقہ ادائیگی پر انکا خیر اُمّت کے رفیع الشان منصب پر فائز رہنا موقوف ہوگا۔ جب مسلمان اپنی اس کوتاہی کو دُور کر کے اپنا پھر خیر اُمّت ہونا ثابت کر دکھائیں گے تو یہود کے لئے بعض لوگوں یا اقوام کی عارضی پناہ ختم ہو جائے گی اور ذلّت و مسکنت جو ہمیشہ ہمیش کے لئے ان کا اصل مقدر ہے پھر اُنپر مسلّط کر دی جائے گی۔ چنانچہ یہود کے اِس انجام اور بعض اقوام کی پشت پناہی کے سبب اُن کے عارضی سنبھالے کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ ؕ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ؕ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ ۝ لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ؕ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ ۝ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللّٰهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ؕ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ؕ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ (آل عمران آیات ۱۱۱ تا ۱۱۳)

تم سب سے بہتر جماعت ہو جسے (دنیا بھر کے) لوگوں کے فائدہ کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ تم نیکی کی ہدایت کرتے ہو اور بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر اہلِ کتاب بھی ایمان لاتے تو اُنکے لئے بہتر ہوتا۔ ان میں سے بعض (چند ایک) مومن ہیں اور اکثر ان میں سے نافرمان ہیں۔ یہ لوگ معمولی ایذاء دہی کے سوا تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اور اگر وہ تم سے جنگ کریں گے تو تمہاری طرف پیٹھیں پھیر کر بھاگ جائیں گے، پھر انہیں کسی طرف سے بھی مدد نہیں مل سکے گی۔ اُن پر ذلت نازل کی گئی ہے سوائے اس کے کہ وہ اللہ کے عہد کی پناہ میں آجائیں (یعنی اسلام قبول کرلیں) یا لوگوں کے کسی عہد کی (عارضی) پناہ میں آجائیں (وہ اِس ذلت سے کسی صورت بچ نہیں سکتے)۔ اور وہ اللہ کے غضب کا مورد بن گئے ہیں اور بے بسی کی حالت ان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہے۔ یہ اِس سبب سے کیا گیا ہے کہ وہ اللہ کی آیتوں کا انکار کرتے تھے اور یہ بات ان کے نافرمانی کرنے اور حد سے بڑھے ہوئے ہونے کے سبب سے اُن میں پائی جاتی تھی۔

اِن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے ساتھ تا قیامت پیش آنے والے واقعات کا ایک اجمالی نقشہ کھینچا ہے جس کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ ان پر ان کی حد سے بڑھی ہوئی نافرمانی، آیاتِ الٰہی کی تکذیب اور قتلِ انبیاء کی کوشش کی وجہ سے ہمیشہ ہمیش کے لئے ذلّت و مسکنت مسلط کی گئی ہے۔ سوائے اس کے کہ وہ اسلام قبول کر کے اِس سے ہمیشہ کے لئے بچ جائیں یا پھر بعض اقوام کی پناہ میں آ کر اپنی اِس ذلّت کے داغ کو دھونے کی ناکام کوشش کریں کیونکہ یہ پناہ عارضی ہوگی اور اس کے ختم ہونے کے ساتھ وہ پھر ذلّت و مسکنت کی حالت کی طرف لوٹا دیئے جائیں گے۔ اِس میں خاص طور پر قابلِ غور بات یہ ہے کہ مسلمانوں کے بالمقابل ان کی اِس دائمی ذلت و مسکنت کا سبب ایک طرف ان کی (یعنی یہود کی) نافرمانی کو اور دوسری طرف مسلمانوں کے ایمان باللہ نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے اوصاف سے متصف ہونے کو ٹھہرایا گیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ جس زمانہ میں یہود کو بعض اقوام کی عارضی پناہ میسّر آئے گی اور وہ ذلّت و مسکنت کے صدیوں پرانے داغ کو دھونے کی کوشش کریں گے یہ وہ وقت ہوگا جب مسلمان حقیقی ایمان باللہ سے عاری ہو کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ سے غافل ہو جائیں گے۔

تاریخ شاہد ہے کہ قرنِ اوّل میں جب مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ کمال مستعدی سے ادا کرتے اور حقیقی ایمان باللہ کے وصف سے متصف ہونے کے باعث صحیح معنوں میں خیر امۃ کے رفیع الشان منصب پر فائز تھے تو یہود کو مسلمانوں کے ہاتھوں ایسی ذلت اٹھانا پڑی کہ وہ دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔ اس کے بعد بھی دنیا بھر میں انہیں کہیں پناہ نہ مل سکی اور مختلف ممالک میں ان کی ریشہ دوانیوں کے سبب انہیں بھیڑ بکریوں کی طرح موت کے گھاٹ اُتارا گیا۔ وہ عرصہ دراز تک مختلف قوموں کے ہاتھوں اپنے کئے کی سزا پاتے اور جانیں بچانے کی خاطر ملک ملک میں در بدر پھرتے اور ہر جگہ ہی ذِلّت و مسکنت سے دوچار ہوتے رہے۔ اِس زمانہ میں آکر انہیں بعض قوموں جن میں امریکہ اور رُوس پیش پیش ہیں کی پناہ ملی ہے جنہوں نے انہیں انتہائی عیارانہ اور ظالمانہ طریق پر فلسطین میں دوبارہ لا بسایا ہے اور انہیں اسپر قابض کر دیا ہے۔ اور وہ نہ صرف عرب ممالک کے لئے زبردست خطرہ بنے ہوئے ہیں بلکہ ہمارے یعنی رُوئے زمین کے مسلمانوں کے مقدس مقامات مکّہ اور مدینہ پر بھی ان کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں اور وہ ان پر بھی قبضہ کرنے کے ناپاک منصوبے بنا رہے ہیں۔

اِس میں کیا شک ہے یہ روزِ بد مسلمانوں کو اِس لئے دیکھنا پڑا ہے کہ وہ حقیقی ایمان باللہ سے عاری نیز امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے غافل ہو کر دوسروں کی تقلید کرنے میں منہمک ہیں۔ امریکہ اور رُوس کے پروردہ یہود نامسعود کے ہاتھوں عربوں کی عارضی ناکامیوں کا باطنی سبب یہی ہے کہ مسلمان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقدس فریضہ کو بھلا بیٹھے ہیں۔ امریکہ اور رُوس کی پناہ اور اس کی آڑ میں فلسطین پر یہود کا قبضہ محض عارضی اور وقتی چیز ہے۔ دائمی ذِلّت و مسکنت ان کا مقدر ہے اور یہ پھر انہیں مل کر رہے گی۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان ایک تو اپنے آپ کو حقیقی ایمان باللہ سے متصف کر کے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے مقدس فریضہ کی بجا آوری کی طرف متوجہ ہوں دوسرے آپس میں کامل اتحاد پیدا کریں۔ آپس کے جھگڑوں اور اختلافات کو اتحاد کی راہ میں روک نہ بننے دیں بلکہ اسلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم کی عزت و ناموس کی حفاظت کی خاطر اختلافات کو ایک طرف رکھتے ہوئے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح باہم متحد ہو جائیں۔ اگر وہ ایسا کر دکھائیں گے تو بہت جلد وہ وقت آجائے گا کہ امریکہ اور رُوس اپنے تمام تر ایٹمی ذخائر کے باوجود مملکت اسرائیل اور یہود کو اُس تباہی اور ذِلّت و مسکنت سے نہیں بچا سکیں گے جسے دائمی طور پر خدا تعالیٰ نے ان کے لئے مقدّر کر رکھا ہے۔ یہود کو بچانا تو کجا یہ بڑی طاقتیں یہود کی پشت پناہ بننے کے باعث یہود کے ساتھ خود بھی غضب الٰہی کا مورد بن کر کالعدم ہو جائیں گی۔ کیونکہ حسب فرمانِ الٰہی ذِلّت و مسکنت کی حالت ہمیشہ ہمیش کے واسطے ان کے ساتھ لازم کر دی گئی ہے۔ دنیا کی کوئی بڑی طاقت یا طاقتیں اور ان کی تدابیر اور منصوبے اِس ذلت و مسکنت کے دائمی داغ کو دھو نہیں سکتے۔ مسلمانوں کے موجودہ ابتلاؤں کی (جو یقیناً عارضی ہیں) غرض یہی ہے کہ وہ اپنے رفیع الشان منصب کو پہچانیں اور اپنی اصلاح کر کے اسکے مناسب حال اعمال بجالانے کا اپنے آپکو اہل بنائیں۔ ورنہ یہود اور اُن کے حامیوں کی تباہی و بربادی وہ نوشتہ تقدیر ہے جو کبھی مٹ ہی نہیں سکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ

مسلمان متحد ہوکر اسلام کے خلاف خوفناک سازشوں کا مقابلہ کریں

رقم فرمودہ: حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

آج سے پچیس برس قبل ۱۹۴۸ء میں جب فلسطین میں اسرائیلی حکومت کی بنیاد رکھی گئی تو اس وقت جماعت احمدیہ کے امام سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوربین نگاہ نے آنے والے بھیانک اور خطرناک واقعات و نتائج کو بھانپ لیا تھا چنانچہ حضور نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت ایک نہایت دردمندانہ مضمون رقم فرمایا جس میں حضور نے عالم اسلام کو اور بالخصوص مسلمانوں کو توجہ دلائی کہ وہ یہودی حکومت کے خطرناک نتائج و عواقب کو محسوس کریں اور فلسطین کی سرزمین کو یہودیوں سے پاک کرنے کے لئے متحد ہو کر ہر ممکن قربانی پیش کریں۔ یہ مضمون انہی دنوں وسیع پیمانے پر شائع کر دیا گیا تھا۔ آج جبکہ مشرق وسطیٰ کی تازہ جنگ اور فائر بندی کے بعد یہودیوں کی بڑھتی ہوئی شرارتوں اور جارحانہ سازشوں کی بناء پر پورے عالم اسلام کے جذبات سخت مجروح ہیں۔ ہم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس نہایت اہم اور ضروری مضمون کے چند حصے پھر شائع کرتے ہیں۔ کاش مسلمان حالات کے تقاضا کو محسوس کریں اور متحد ہو کر اسلام کے خلاف موجودہ ریشہ دوانیوں کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔

"وہ دن جس کی خبر قرآن کریم اور احادیث میں سینکڑوں سال پہلے سے دی گئی تھی، وہ دن جس کی خبر تورات اور انجیل میں بھی دی گئی تھی، وہ دن جو مسلمانوں کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ اور اندیشناک بتایا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ آن پہنچا ہے۔ فلسطین میں یہودیوں کو پھر بسایا جا رہا ہے ۔۔۔۔ کشمیر کا معاملہ پاکستان کے لئے نہایت اہم ہے لیکن فلسطین کا معاملہ سارے مسلمانوں کیلئے نہایت اہم ہے۔ کشمیر کی چوٹ بالواسطہ پڑتی ہے

فلسطین ہمارے آقا و مولا کی آخری آرام گاہ کے قریب ہے جن کی زندگی میں یہود نے ہر قسم کے نیک سلوک کے باوجود بڑی بے شرمی اور بے حیائی سے آپ کی تعلیم کی مخالفت میں لڑائیاں لڑیں۔ اکثر جنگیں یہود کے اکسانے پر ہوتی تھیں۔ کسریٰ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے پر انہوں نے ہی اکسایا تھا۔ خدا نے ان کا منہ کالا کیا۔ مگر انہوں نے اپنی خباثت باطن کا اظہار کر دیا۔ غزوہ احزاب کی لیڈری یہودی کے ہاتھ میں تھی سارا عرب اس سے پہلے کبھی اکٹھا نہ ہوا تھا مکہ والوں میں ایسی قوتِ انتظام تھی ہی نہیں۔ یہ مدینہ سے جلاوطن شدہ یہودی قبائل ہی کا کارنامہ تھا کہ انہوں نے سارے عرب کو اکٹھا کر کے مدینہ کے سامنے لا ڈالا۔ خدا نے ان کا بھی منہ کالا کیا۔ مگر یہود نے اپنی طرف سے کوئی کسر باقی نہ رکھی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصل دشمن تو مکہ والے تھے، مگر مکہ والوں نے کبھی دھوکے سے آپ کی جان لینے کی کوشش نہیں کی۔ آپ جب طائف گئے اور مکہ کے قانون کے مطابق مکہ کے شہری حقوق سے آپ دستبردار ہو گئے، مگر پھر آپ کو لوٹ کر مکہ میں آنا پڑا۔ تو اس وقت مکہ کا ایک شدید ترین دشمن آپ کی امداد کیلئے آگے آیا اور اس نے اعلان کر دیا کہ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو شہریت کے حقوق دیتا ہوں۔ اپنے پانچوں بیٹوں کو اپنے ساتھ لے کر وہ مکہ میں داخل ہوا اور اپنے بیٹوں سے کہا کہ محمد ہمارا دشمن ہی سہی مگر آج عرب کی شرافت کا تقاضا ہے کہ جب وہ ہماری امداد سے شہر میں داخل ہونا چاہتا ہے تو ہم اس کے مطالبہ کو پورا کریں ورنہ ہماری عزت باقی نہیں رہے گی اور اس نے اپنے بیٹوں سے کہا کہ اگر کوئی دشمن آپ پر حملہ کرنا چاہے تو تم میں سے ہر ایک کو اس سے پہلے مر جانا چاہیئے کہ وہ آپ تک پہنچ سکے یہ تھا عرب کا شریف دشمن۔ اس کے مقابل پر یہ بدبخت یہودی جس کو قرآن کریم مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بلایا اور صلح کے دھوکہ میں چکی کا پاٹ کوٹھے پر سے پھینک کر آپ کو مارنا چاہا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو اس منصوبہ کی خبر دی اور آپ سلامت وہاں سے نکل آئے۔ یہودی قوم کی ایک عورت نے آپ کی دعوت کی اور زہر ملا ہوا کھانا آپ کو کھلایا۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے اس موقع پر بھی بچا لیا۔ مگر یہودی قوم نے اپنا اندرونی بغض ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک منظم حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کرنے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اس امر کے امکانات بہت کمزور ہیں اس کا دماغ خود کمزور ہے۔ عرب اس حقیقت کو سمجھتا ہے عرب جانتا ہے کہ اب یہودی عرب میں سے عربوں کو نکالنے کی فکر میں ہے اس لئے وہ اپنے جھگڑے اور اختلافات کو بھول کر متحد طور پر یہودیوں کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہو گیا ہے مگر کیا عربوں میں طاقت ہے؟ کیا یہ معاملہ صرف عرب سے تعلق رکھتا ہے۔ ظاہر ہے کہ عربوں میں اس مقابلہ کی طاقت نہیں اور نہ یہ معاملہ صرف عربوں سے تعلق رکھتا ہے سوال فلسطین کا نہیں، سوال مدینہ کا ہے سوال یروشلم کا نہیں سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقعہ پر اکٹھا نہیں ہو گا ۔۔۔۔ ہمارے لئے یہ سوچنے کا موقع آگیا ہے کہ کیا ہم کو الگ الگ اور باری باری مرنا چاہیئے یا اکٹھے ہو کر فتح کے لئے کافی جدوجہد کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں وہ وقت آگیا ہے جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف ریشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے۔ مصر، شام اور عراق کا ہوائی بیڑہ سو ہوائی جہازوں سے زیادہ نہیں لیکن یہودی اس سے دس گنا بیڑہ نہایت آسانی سے جمع کر سکتے ہیں ۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں مسلمان اب بھی دنیا میں اتنی تعداد میں موجود ہیں کہ اگر وہ مرنے پر آئیں تو ان کو کوئی مار نہیں سکے گا لیکن یہ امید کہاں تک پوری ہو سکتی ہیں اللہ ہی اس کو بہتر جانتا ہے۔

آج ریزولیوشنوں سے کام نہیں ہو سکتا۔ آج قربانیوں سے کام ہو گا۔ اگر پاکستان کے مسلمان واقعہ میں کچھ کرنا چاہتے ہیں تو اپنی حکومت کو توجہ دلائیں کہ ہماری جائیدادوں کا کم سے کم ایک فی صدی حصہ اس وقت لے لے۔ ایک فیصدی حصہ سے بھی پاکستان کم سے کم ایک ارب روپیہ اس غرض کے لئے جمع کر سکتا ہے اور ایک ارب روپیہ سے اسلام کی موجودہ مشکلات کا بہت کچھ حل ہو سکتا ہے۔ پاکستان کی قربانی کو دیکھ کر باقی اسلامی ممالک بھی قربانی کریں گے اور یقیناً پانچ چھ ارب روپیہ جمع ہو سکے گا جس سے فلسطین کے لئے باوجود یورپین ممالک کی مخالفت کے آلات جمع کئے جا سکتے ہیں۔ ایک روپیہ کی جگہ پہ دو، دو روپیہ کی جگہ پہ تین۔ تین روپیہ کی جگہ پہ چار اور چار روپیہ کی جگہ پہ پانچ خرچ کرنے سے کہیں نہ کہیں سے چیزیں مل جائیں گی۔ یورپین لوگوں کی دیانتداری کی قیمت ضرور ہے خواہ وہ قیمت گراں ہی کیوں نہ ہو۔ انہیں خریدا جا سکتا ہے۔ خواہ بڑی مہنگی بولی پر۔ مگر بولی دینے کے لئے جیب بھی بھری ہوئی ہونی چاہیئے۔ پس میں مسلمانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اس نازک وقت کو سمجھیں اور یاد رکھیں کہ اسی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان اَلْکُفْرُ مِلَّۃٌ وَّاحِدَۃٌ کا لفظ بلفظ پورا ہو رہا ہے یہودی اور عیسائی اور دہریہ مل کر اسلام کی شوکت کو مٹانے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

پہلے فرداً فرداً یورپین اقوام مسلمانوں پر حملہ کرتی تھیں، مگر اب مجموعی صورت میں ساری طاقتیں مل کر حملہ آور ہوئی ہیں۔ آؤ ہم سب مل کر ان کا مقابلہ کریں کیونکہ اس معاملہ میں ہم میں کوئی اختلاف نہیں۔ دوسرے اختلافوں کو ان امور میں سامنے لانا جن میں اختلاف نہیں ہے ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہایت ہی بے وقوفی اور جہالت کی بات ہے۔ قرآن کریم تو یہود تک سے فرماتا ہے:-

"قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ" (آل عمران: ۶۵)

اتنے اختلافات کے ہوتے ہوئے بھی قرآن کریم یہود کو دعوتِ اتحاد دیتا ہے۔ کیا اس موقعہ پر جبکہ اسلام کی جڑوں پر تبر رکھ دیا گیا ہے۔ جب مسلمانوں کے مقامات مقدسہ حقیقی طور پر خطرے میں ہیں۔ وقت نہیں آیا کہ آج پاکستانی، افغانی، ایرانی، ملائی، انڈونیشین، افریقن اور ترکی یہ سب کے سب اکٹھے ہو جائیں اور مولوں کے ساتھ مل کر اس حملہ کا مقابلہ کریں جو مسلمانوں کی قوت کو توڑنے اور اسلام کو ذلیل کرنے کیلئے دشمن نے کیا ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن کریم اور حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی ایک دفعہ پھر فلسطین میں آباد ہوں گے۔ لیکن یہ نہیں کہا گیا کہ وہ ہمیشہ کے لئے آباد ہوں گے۔ فلسطین پر ہمیشہ کی حکومت تو عباد اللہ الصالحون کے لئے مقرر کی گئی ہے پس اگر ہم تقویٰ سے کام لیں تو اللہ تعالیٰ کی پہلی پیشگوئی ایک رنگ میں پوری ہو سکتی ہے کہ یہود نے آزاد حکومت کا وہاں اعلان کر دیا ہے لیکن اگر ہم نے تقویٰ سے کام نہ لیا تو پھر وہ پیشگوئی لمبے وقت تک پوری ہوتی چلی جائے گی۔ اور اسلام کے لئے ایک نہایت خطرناک دھکا ثابت ہوگی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ اپنے عمل سے اپنی قربانیوں سے اپنے اتحاد سے اپنی دعاؤں سے اپنی گریہ وزاری سے اس پیشگوئی کا عرصہ تنگ سے تنگ کر دیں اور فلسطین پر دوبارہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کو قریب سے قریب تر کر دیں اور میں سمجھتا ہوں۔ اگر ہم ایسا کر دیں تو اسلام کے خلاف جو رَو چل رہی ہے وہ اُلٹ پڑے گی۔ عیسائیت کمزوری و انحطاط کی طرف مائل ہو جائے گی اور مسلمان پھر ایک دفعہ بلندی اور رفعت کی طرف قدم اٹھانے لگ جائیں گے۔ شاید یہ قربانی مسلمانوں کے دل کو بھی صاف کر دے اور ان کے دل بھی دین کی طرف مائل ہو جائیں اور پھر دنیا کی محبت ان کے دلوں سے سرد ہو جائے پھر خدا اور اس کے رسولؐ اور ان کے دین کی عزت اور احترام پر آمادہ ہو جائیں۔

(الفضل - ۳۱ مئی ۱۹۴۸ء ۳-۴)

ایک اور چیلنج؟ ایک اور امتحان؟
ایک اور کامیابی! انشاء اللہ تعالیٰ!

مشرقی پاکستان کی علیحدگی پر یہ خطرہ لاحق ہو گیا تھا کہ خدانخواستہ وقفِ جدید کے چندوں میں کمی نہ آجائے احباب کو اس خطرہ سے بروقت متنبہ کر کے مخلصین جماعت سے چندہ بڑھانے کی اپیل کی گئی تھی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ جماعت اس امتحان میں پوری اتری اور دینِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں پرخلوص قربانیوں کے نئے سنگِ میل قائم کئے نتیجہ؟ .... نتیجہ یہ نکلا کہ مشرقی پاکستان کے کٹ جانے کے باوجود چندہ میں کمی آنے کی بجائے حیرت انگیز اضافہ ہو گیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ۔

اب ایک اور چیلنج احمدیت کے دلیر جوانوں کو للکار رہا ہے۔ سیلاب کی تباہ کاریوں نے سینکڑوں دیہات اور بعض قصباتی جماعتوں کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور یہ خطرہ سر پر منڈلا رہا ہے کہ کہیں چندوں میں قابل تشویش حد تک کمی نہ آجائے۔

کیا احباب جماعت قربانی کے اس نئے میدان میں اسی جوش سے قدم رکھتے ہوئے اس نئے خطرہ کا بھی کامیاب مقابلہ کریں گے؟

کیا اس مخلص جماعت کو ایک بار پھر یہ توفیق ملے گی کہ اس نئے امتحان میں بھی شاندار کامیابی حاصل کر کے اپنے رب کے حضور سرخرو ہو؟ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا۔ انشاء اللہ وباللہ التوفیق!

بڑھتی ہوئی مہنگائی۔ چڑھتی ہوئی قیمتیں، سیلاب کی تباہ کاریاں، جنگوں کے بد اثرات۔ دنیا والوں کے کاموں میں روک ڈالیں تو ڈالیں۔ غلامانِ محمدؐ کے قدم نہیں تھام سکتے۔ ہم آگے، اور آگے۔ تیز تر رفتار کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ وباللہ التوفیق!

(ناظم مال وقفِ جدید)

قرآن کریم کی عظمت و شوکت کے بارے میں
امام الزمان علیہ السلام کے فرمودات

مرتبہ: مکرم محمد انیس الرحمٰن صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ

"قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں، اپنی حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات، اپنے انوار روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے۔ اور اپنا بے نظیر ہونا آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا ہے اور بلند آواز ھل من معارض کا نقارہ بجا رہا ہے اور دقائق و حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر زخار کی طرح جوش مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں کی طرح جہاں نظر ڈالو چمکتے نظر آتے ہیں کوئی صداقت نہیں جو اس سے باہر ہو۔ کوئی حکمت نہیں جو اس کے محیط بیان سے رہ گئی ہو۔ کوئی نور نہیں جو اس کی متابعت سے نہ ملتا ہو۔"

("براہین احمدیہ" صفحہ ۶۶۴)

"ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے۔ قرآن سے پایا۔ ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن کو بھیجا۔ سو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پُر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے۔ سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔"

("کتاب البریہ" صفحہ ۶۵)

"جب کبھی کسی حالت جدیدہ زمانہ نے اسلام کو کسی دوسرے مذہب کے ساتھ ٹکرا دیا ہے تو وہ تیز اور کارگر ہتھیار جو فی الفور کام آیا ہے وہ قرآن کریم ہی ہے۔ ایسا ہی جب کبھی فلسفی خیالات مخالفانہ طور پر شائع ہوتے رہے تو اس خبیث پودہ کی بیخ کنی آخر قرآن کریم ہی نے کی اور ایسا اس کو حقیر اور ذلیل کر کے دکھلا دیا کہ ناظرین کے آگے آئینہ رکھ دیا کہ سچا فلسفہ یہ ہے نہ وہ۔"

("ازالہ اوہام" صفحہ ۲۸۱)

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسولؐ اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبیؐ کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔"

("کشتی نوحؑ" صفحہ ۲۹)

"خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسولؐ حضرت محمدؐ کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے اور خدا کا پیار یہ ہے کہ اس کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور اس کو اپنے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کرتا ہے اور اس کی حمایت میں اپنے نشان ظاہر کرتا ہے۔"

("چشمہ معرفت" صفحہ ۷)

"آج روئے زمین پر سب الہامی کتابوں میں سے ایک فرقانِ مجید ہی ہے جس کا کلام الٰہی ہونا دلائل قطعیہ سے ثابت ہے جس کے اصولِ نجات کے بالکل راستی اور وضع فطرتی پر مبنی ہے۔ جس کے عقائد ایسے کامل اور مستحکم ہیں جو براہین قویہ ان کی صداقت سے شاہد ناطق ہیں۔ جس کے احکام حق محض پر قائم ہیں جس کی تعلیمات ہر ایک طرح کی آمیزش شرک اور بدعت اور مخلوق پرستی سے بکلی پاک ہیں۔"

("براہین احمدیہ" صفحہ ۸۱)

درخواست دعا

"میرے والد سید ظہور احمد ابن حضرت ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ ڈپٹی ڈائریکٹر زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان ہیڈ آفس اسلام آباد لیبارضہ ضعف و کمزوری دل عرصہ سے بیمار ہیں۔ اب بلڈ پریشر کی تکلیف سے اور بے چینی ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ مولا کریم انہیں جملہ امراض اور تکلیف سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔"

(سید سہیل ظہور۔ دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی حیثیت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال ۔ سیکرٹریان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۳۸۵

میں خدیجہ بیگم اہلیہ میر عبدالکریم صاحب قوم افغان پیشہ خانہ داری عمر ساٹھ سال بعیت ۱۹۱۳ء ساکن پشاور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۶۔۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی جاؤں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ الامتہ۔ خدیجہ بیگم اہلیہ میر عبدالکریم صاحب ۶۲/۶B شیخ آباد بیرون لاہوری گیٹ پشاور۔ گواہ شد۔ شیخ محمود احمد ولد شیخ اللہ بخش صاحب پشاور۔ گواہ شد۔ سید احمد حسین بخاری ولد شاہ حسین صاحب بخاری۔ پشاور۔

مسل نمبر ۲۱۳۸۶

میں ناصرہ شاہدہ زوجہ عاشق احمد صاحب طاہر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بعیت پیدائشی ساکن نوکوٹ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳۔۶۔۷۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد موجودہ حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۲۵۰۰ روپے۔ زیور طلائی وزنی دو تولہ مالیت -/۹۰۰ روپے گھڑی -/۷۵ روپے۔ سلائی مشین -/۲۲۵ روپے۔ میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ۔ ناصرہ شاہدہ زوجہ عاشق احمد صاحب طاہر نوکوٹ ضلع تھرپارکر۔ گواہ شد۔ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ گواہ شد۔ عاشق احمد طاہر خاوند موصیہ

مسل نمبر ۲۱۳۸۷

میں ملک ناصر احمد ولد ملک عطاء اللہ صاحب قوم کھوکھر پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بعیت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵۔۵۔۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۰ روپے ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک ناصر احمد ولد ملک عطاء اللہ صاحب مہر کرٹ ثانی ڈاکخانہ ماگٹ اونچا ضلع گوجرانوالہ۔ گواہ شد۔ محمود احمد ولد حبیب اللہ صاحب مرحوم ربوہ۔ گواہ شد۔ مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۳۸۸

میں ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول صاحب قوم اعوان پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بعیت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس۔ بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۔۵۔۷۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارا ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد۔ ملک خالد محمود ولد ملک محمد مقبول صاحب سوشی جامعہ احمدیہ ربوہ گواہ شد۔ محمود احمد صاحب ولد مولوی حبیب اللہ صاحب۔ گواہ شد۔ مبشر احمد کاہلوں ولد رشید احمد صاحب۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۱۳۸۹

میں امتہ الرشید شوکت زوجہ امان اللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۳ سال بعیت پیدائشی ساکن کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۳ اگست حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

حق مہر بذمہ خاوند -/۱۰۰۰ روپے
زیور طلائی وزنی ایک تولہ مالیت -/۲۳۴ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الرشید شوکت معرفت امان اللہ صاحب واپڈا کالونی نمبر ۳ خورد مس۔ کوٹ ادو ضلع مظفرگڑھ۔ گواہ شد محمد اختر نواز ولد غلام حیدر صاحب ظفر۔ گواہ شد۔ امان اللہ صاحب ولد عبدالرحیم صاحب۔

اعلان دار القضاء

مکرم برکت علی صاحب شیخ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے نانا مکرم حافظ عبدالسمیع صاحب امروہی مورخہ ۳۰/۵/۶۹ کو وفات پا چکے ہیں۔ مرحوم نے مندرجہ ذیل جائیداد ترکہ میں چھوڑی ہے۔ (۱) پلاٹس ۱۰ ق ۱/۱۲ ۲۲-۲۳/۱۶ واقع محلہ دارالرحمت (۲) نقد رقم کھاتہ ناظر صاحب امور عامہ مبلغ -/۳۲۱۶ روپے (۳) تمام رقم کرایہ دو کانات مورخہ ۳۰/۵/۶۹ سے اب تک مبلغ -/۲۲۰ روپے ۲ ہزار انیس احمد صاحب جو حافظ صاحب مرحوم کے نواسے ہیں وصول کر رہے ہیں۔

لہٰذا استدعا ہے کہ جائیداد مذکورہ بالا مندرجہ ذیل وارثان مرحوم میں بحصص شرعیہ تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں:۔

(۱) مولوی بشارت احمد صاحب۔ (۲) شرافت احمد صاحب (۳) نجیرہ خاتون صاحبہ مرحوم (۴) جمیلہ خاتون صاحبہ۔ (۵) ریاست احمد صاحب۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دیجاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں

ترجمہ تفسیر صغیر کے کمالات

مؤلفہ: مولوی دوست محمد صاحب شاہد مؤرخ احمدیت
ہدیہ: صرف ۷۰ پیسے (علاوہ محصول ڈاک)

مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مولف اصحاب احمد تحریر فرماتے ہیں:۔

"بہت ہی مفید تالیف ہے اور غیر احمدیوں میں اس کی اشاعت خصوصاً بعید مثمر ثمرات حسنہ ہوگی"

"گرچہ خورد است در مقابل دوستے مکروہ و سیاہ
کس چہ داند کہ جمالش شاہد گلفام را"

آپ نے اس میں پورا حق ادا کر دیا ہے جزاکم اللہ احسن الجزا"

(شائع کردہ: قیادت خدام الاحمدیہ ضلع لائلپور)

ملنے کا پتہ: قریشی جنرل سٹور۔ افضل برادرز
الشرکۃ الاسلامیہ گولبازار۔ ربوہ

ولادت

اللہ تعالیٰ نے ۱۳ ستمبر کو عزیز مکرم رانا شمشاد احمد اسسٹنٹ مکینیکل انجینئر ابن مکرم چوہدری فضل الدین صاحب آف ڈگری گھنمان ضلع سیالکوٹ اور خاکسار کی بیٹی عزیزہ قمر النساء بی اے کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت لڑکے کا نام اشتیاق احمد تجویز فرمایا ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے باصحت لمبی عمر عطا فرما کر خادم دین بنائے قرۃ العین ہو اور والدین کی خواہش کے مطابق زندگی بھر اشاعت اسلام کے لئے وقف رہے (آمین)

(ضیاء الدین ارشد دالبرکات ربوہ)

درخواست دعا

ہماری بھتیجی شگفتہ بیگم ایک سال سے دماغی توازن کھو بیٹھی ہے۔ احباب کرام اس کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

چوہدری عبداللطیف ایوب خان
کلسیاں ضلع شیخوپورہ

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خالص ہومیوپیتھک و بایو کیمک ادویات
۱۲-۲۴-۶-۳۰-۲۰۰-۱۰۰۰ تا ایک لاکھ گولیاں، ٹکیاں۔ انگلش و امریکن ادویات کتب لاہور کراچی کے نرخوں پر ہم سے طلب کریں
شاہ ہومیوپیتھک سٹور اینڈ ہسپتال
رحمت بازار۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صوبہ سندھ سے سائیکل سوار خدام کے دو قافلے ربوہ پہنچ گئے

احباب ربوہ کی طرف سے اُن کا مخلصانہ خیر مقدم

ربوہ ۔ ۲۹ اکتوبر ۔ کراچی، حیدر آباد، تھرپارکر اور نواب شاہ کے اضلاع سے ۲۱ سائیکل سوار خدام پر مشتمل دو قافلے آج شام ساڑھے چار بجے ربوہ پہنچ گئے۔ ربوہ کے خدام و اطفال نے اڈہ بس پر پہنچ کر ان کا پُرجوش استقبال کیا۔ ایوان محمود میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مرکزی مہتممین ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بعد نماز مغرب اُن سب خدام کو شرفِ مصافحہ بخشا اور مختصراً سفر کے متعلق دریافت فرمایا۔

مکرم محمد رفیق صاحب (کراچی) اور مکرم منور احمد صاحب خالد (تھرپارکر) جو قافلوں کے امیر تھے۔ ان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن کے اندر یعنی جمعرات یکم نومبر تک اپنے سفر کی رپورٹ لکھ کر پیش کریں۔

پہلا قافلہ ۲۰ اکتوبر کی صبح کو کراچی سے سائیکلوں پر ربوہ کے لئے روانہ ہوا تھا۔ اس قافلہ کے امیر مکرم محمد رفیق صاحب تھے۔ یہ قافلہ گیارہ خدام پر مشتمل تھا۔ راستہ میں جام شورو اور قمر آباد سے دو دو خدام اس میں شامل ہوئے۔ کل تعداد پندرہ ہو گئی۔ اس قافلہ نے قومی شاہراہ پر کراچی۔ جام شورو۔ حیدر آباد۔ ہالہ۔ مورو۔ خیرپور میرپور متھیلو۔ ظاہر پیر۔ ترنڈہ۔ محمد پناہ کا راستہ اختیار کیا۔ ترنڈہ محمد پناہ سے نہر کی پٹڑی پر ہیڈ پنجند آئے۔ یہاں سے علی پور سلطان شہر مظفر گڑھ۔ رنگ پور۔ جھنگ اور چنیوٹ ہوتے ہوئے ربوہ پہنچ گئے۔

دوسرا قافلہ ۲۲ اکتوبر کی شام کو میرپور خاص سے روانہ ہوا۔ جس میں ضلع میرپور خاص کے ۲۴ خدام تھے۔ ٹنڈو اللہ یار پہنچنے پر ضلع حیدرآباد کے دس خدام اس قافلہ میں شامل ہو گئے اور تعداد ۳۴ ہو گئی۔ اس قافلہ نے میرپور خاص۔ ٹنڈو اللہ یار۔ ٹنڈو آدم۔ شہداد پور۔ نواب شاہ کا راستہ اختیار کیا۔ نواب شاہ سے نصرت کینال کی پٹڑی پر جمالپور پہنچے۔ جمالپور سے فیض گنج نہر پر ہوتے ہوئے میرواہ کینال پر آئے۔ اور کوٹ ڈی۔ جی کے مقام پر قومی شاہراہ پر آ گئے۔ پھر خیرپور۔ روہڑی۔ صادق آباد۔ رحیم یار خان۔ ترنڈہ محمد پناہ بہاولپور۔ لودھراں۔ ملتان۔ کبیر والہ۔ جھنگ اور چنیوٹ سے ہوتے ہوئے ربوہ پہنچے۔ اس قافلہ نے ۶۸۰ میل کا فاصلہ طے کیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اس قافلہ میں تین اطفال بھی شامل تھے۔ اس قافلہ کے امیر مکرم منور احمد صاحب خالد قائد ضلع تھرپارکر تھے۔

(مہتمم صحت جسمانی خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ضروری اور اہم ارشاد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۸ء کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

"جہاں تک جماعتی بیداری کا تعلق ہے ہم ابھی تک اِس بات میں سو فیصدی کامیاب نہیں ہوئے۔ اِس اجتماع پر ہی ۳۱۰ مجالس کے نمائندے تشریف لائے ہیں۔ حالانکہ مغربی پاکستان میں اس وقت تک ۸۰۰ سے زیادہ مجالس قائم ہیں۔ ہر ضلع کی ہر مجلس کا کم از کم ایک نمائندہ ضرور آنا چاہیئے۔ اِسلئے اگر ہماری تنظیم کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ جماعت کو ہر طرح سے بیدار رکھا جائے تو یہ ضروری ہے کہ تمام مجالس بلکہ اگر ہو سکے تو تمام احمدی مرکز سے پختہ تعلق رکھیں۔ مرکز سے پختہ تعلق اسی طرح رکھا جا سکتا ہے کہ ایک تو زیادہ سے زیادہ دوست زیادہ سے زیادہ اوقات میں مرکز میں جمع ہوں۔ اپنے دوستوں سے ملیں جو نظام چلانے پر مقرر ہیں ان سے ملیں، تبادلہ خیال کریں، اپنی مقامی ضروریات اور مشکلات کو ان کے سامنے رکھیں اور باہمی مشورہ سے اگر کسی جگہ کوئی کمزوری پائی جاتی ہو تو اسے دُور کرنے کی کوشش کی جاوے۔"

احباب جماعت کو چاہیئے کہ اپنے آقا کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے زیادہ سے زیادہ تعداد میں انصار اللہ کے مرکزی اجتماع میں جو امسال ۹، ۱۰، ۱۱ نبوت / نومبر کو ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے شمولیت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے درخواست

اُن مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین سے درخواست ہے جن میں خالد اور تشحیذ کا کوئی پرچہ نہیں جاتا۔ وہ سالانہ اجتماع پر خالد اور تشحیذ اپنے نام جاری کروائیں۔
قیمت:۔ خالد سالانہ سات روپے۔ تشحیذ سالانہ چھ روپے (مینیجر)

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع

اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع ۲، ۳، ۴ نومبر ۱۹۷۳ء کو احاطہ تعلیم الاسلام ہائی سکول میں ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ اطفال اجتماع میں شامل ہوں۔

(سیکرٹری عمومی اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

مطبوعات کا سٹال

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب خدام و اطفال کی تعلیم و تربیت کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ خدام و اطفال کی سہولت کے پیش نظر مقام اجتماع میں شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مطبوعات کا سٹال لگایا جائے گا۔ خدام و اطفال سٹال سے کتب خرید کر استفادہ فرمائیں۔ (شعبہ اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست دعا

میرے والد بزرگوار محترم حکیم دین محمد صاحب پنشنر جنہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہے۔ پچھلے دو ہفتے سے درد قولنج اور دیگر عوارض سے شدید بیمار ہیں اور سرگودھا سول ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ ان کی کامل شفا یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے (اسماعیل احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا افتتاح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ اجتماع کا افتتاح مورخہ ۲ نبوت ۱۳۵۲ہش (مطابق ۲ نومبر ۱۹۷۳ء) بروز جمعہ پونے تین بجے فرمائیں گے۔ انشاء اللہ العزیز۔

مقام اجتماع تعلیم الاسلام کالج کے جنوبی جانب کا میدان ہے۔

زائرین کرام پونے تین بجے تک پنڈال میں تشریف لے آئیں۔

خدام پروگرام کے مطابق مقام اجتماع میں ۱/۲ ۷ بجے صبح پہنچ جائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۰۵